Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹ — (ایڈیٹر: نسیم سیفی) — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

۱۲ ذی الحجہ ۱۴۰۹ھ ۱۸ وفا ۱۳۶۸ ہش ۱۸ جولائی ۱۹۸۹ء — ۱۶۲

خبرِ احمدیت

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ خیریت سے ہیں اور احمدیہ صد سالہ جشن تشکر کے سلسلہ میں دنیا کے اہم ممالک کا دورہ فرما رہے ہیں اور ان جلسوں میں بنفسِ نفیس شریک ہو کر ان کی رونق اور برکت کو دوبالا کر رہے ہیں۔ مدیر الفضل کے نام ایک حالیہ خط میں حضور نے تمام احباب کو سلام کا تحفہ بھجوایا ہے۔ احباب کرام باقاعدگی کیساتھ اپنے پیارے امام کیلئے دعا کرتے رہیں۔

چک سکندر میں تین احمدیوں کا بہیمانہ قتل

بہت سے بچے، خواتین اور مرد زخمی۔ ایک صد سے زائد گھروں کا سامان لوٹ لیا گیا۔

تمام احمدی گھر جلا دیئے گئے —— پولیس کی موجودگی میں قتل و غارت

جیساکہ احباب کو علم ہے چک سکندر (ضلع گجرات) میں مخالفین کی جانب سے احباب جماعت کو گزشتہ تقریباً دو ماہ سے شدید تنگ کیا جا رہا ہے احمدی احباب کے مکانوں پر حملے کئے گئے۔ دروازے وغیرہ توڑے اور جلائے گئے۔ ایک گھر کی چھت اکھیڑ دی گئی۔ شدید مخالفت اور ایذارسانی کی یہ کیفیت لمبا عرصہ جاری رہی جس کو احباب صبر سے برداشت کر رہے تھے اور تعجب کی بات ہے کہ باوجود پولیس کو اطلاع دینے کے پولیس نے کوئی کارروائی کرنی ضروری نہیں سمجھی اور باوجود بار بار پولیس کو یہ بتانے کے کہ حالات بہت خراب ہو رہے ہیں۔ احمدیوں کا مالی نقصان بھی ہو چکا ہے اور ان کی جانیں بھی خطرے میں ہیں [پولیس نے کوئی کارروائی کرنا ضروری نہیں سمجھا]

پولیس نے ایک آدھ بار گاؤں میں چکر لگا کر واپس چلے جانے کے سوا کوئی اقدام نہیں کیا۔ آخر کار مورخہ ۸۹/۷/۱۶ کو وہی ہوا جس کے بارے میں بار بار جماعت کی جانب سے پولیس کو اطلاع دی جاتی رہی تھی۔

۱۶ جولائی کو صدر جماعت احمدیہ چک سکندر مکرم ماسٹر مظفر احمد صاحب اپنے ڈیرے سے چک کی طرف آ رہے تھے کہ مخالفین نے ان کو گھیر کر ان پر حملہ کر دیا جس حد تک ان کے لئے ممکن تھا انہوں نے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کی اور بمشکل اپنی جان بچا کر ان کے نرغہ سے نکلے۔ اسی دوران مخالفین کی ۳، ۴ ٹولیوں نے گاؤں سے باہر جانے کے راستوں کی ناکہ بندی کر لی اور بعض ٹولیوں نے احمدی گھروں کو آگ لگانی شروع کر دی اور اپنے گھروں کی چھتوں سے احمدیوں پر فائرنگ شروع کر دی۔ اسی اثناء میں پولیس آگئی اور پولیس نے احمدیوں کو دفاع کرنے سے روک دیا۔ اور ایک احمدی دوست نذیر احمد ساقی صاحب کو جو مکان کی چھت پر تھے نیچے بلایا ان کے نیچے آنے پر ایک مخالف نے ان پر فائر کر کے انہیں قتل کر دیا۔ مخالفین اس دوران احمدی گھروں کو آگ لگاتے رہے۔ آگ سے بچ کر باہر نکلنے والے دو احمدی مکرم محمد رفیق صاحب ولد مولوی خان محمد صاحب اور ایک بچی عزیزہ نبیلہ بنت مشتاق احمد صاحب جس کی عمر دس سال تھی، ان شقی القلب دشمنوں کی فائرنگ سے جاں بحق ہو گئے اور ان کے علاوہ بہت سی عورتیں اور بچے بھی زخمی ہوئے اور ایک معمر بزرگ ماسٹر عبدالرزاق صاحب ولد مولوی عبدالمالک صاحب شدید زخمی ہوئے۔ ان کے پھیپھڑے میں گولی لگی ہے اور انہیں پہلے گجرات ہسپتال اور پھر لاہور منتقل کر دیا گیا ہے جہاں ان کی حالت تشویشناک ہے۔ چند احمدی نوجوانوں نے اپنے دفاع میں جوابی فائرنگ کی۔ اخباری اطلاع کے مطابق احمدیوں کی فائرنگ کے نتیجہ میں حملہ آوروں میں سے ایک ہلاک اور دو زخمی ہوئے ہیں جبکہ ایک صد سے زائد احمدی گھروں کا سامان لوٹ لیا گیا ہے اور تقریباً تمام احمدی گھر جلائے جا چکے ہیں۔ احمدیوں کے ۸۰ جانور ہلاک کر دیئے گئے۔ ابھی تک کئی احمدی بچے اور عورتیں لاپتہ ہیں۔ اور ان کے بارے میں یہ بھی علم نہیں کہ وہ گھروں میں جل گئے ہیں یا بچ کر نکل گئے ہیں۔ اس سلسلے میں قابل ذکر امر یہ ہے کہ اس ظالمانہ کارروائی کا بیشتر حصہ پولیس کے چک مذکور میں آجانے کے بعد عمل میں آیا۔ پولیس کے ساتھ۔ ایس۔ پی۔ ڈی سی اور ڈی آئی جی بھی کل ہنگامہ شروع ہونے کے بعد چک میں آگئے تھے اور یہ ساری قتل و غارت، غنڈہ گردی اور لوٹ مار ان تمام افسران کی موجودگی اور نگرانی میں کی گئی ہے۔ پولیس نے کل آتے ہی احمدی احباب کو غیر مسلح کر دیا تاکہ وہ اپنا دفاع بھی نہ کر سکیں تیرہ احمدی مردوں کو حراست میں لے کر کھاریاں تھانہ لے آیا گیا ہے جہاں سے انہیں کسی نامعلوم مقام کی طرف بھجوا دیا گیا ہے۔

پولیس ابھی تک چک میں موجود ہے اور اس طرح قتل و غارت، لوٹ مار، غنڈہ گردی اور آگیں لگانے کا یہ سلسلہ پولیس کی نگرانی میں ابھی تک جاری ہے

احباب اس نازک موقعہ پر اپنے چک سکندر کے مظلوم احمدی بھائی بہنوں کے لئے اللہ کے حضور دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ان بے کس۔ بے بس بندوں کی مدد کے لئے خود آ جائے اور اپنی قدرت سے خود ان کا انتقام لے کہ ہمارا مددگار صرف اسی کی ذات ہے اور ہم صرف اسی سے مدد اور نصرت کے طالب ہیں۔

یہ زخم تمہارے سینوں کے بن جائیں گے رشکِ چمن اُس دن — ہے قادرِ مطلق یار مرا تم میرے یار کو آنے دو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ۔ قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۸ وفا ۱۳۶۸ ہش ــ ۱۸ جولائی ۱۹۸۹ء

قربانی کی رُوح

بعض واقعات بذاتِ خود بھی اہم ہوتے ہیں اور ان کے تاثرات بھی۔ لیکن زیادہ تر اہمیت تاثر کے واسطے سے سمجھی جا سکتی ہے۔ جو واقعہ جتنا بڑا نتیجہ پیدا کرے اور جتنی زیادہ دیر تک لوگوں کو متاثر کئے رکھے اور جتنے زیادہ لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں وہ واقعہ اتنا ہی زیادہ اہم ہوتا ہے۔ جنگ بدر یوں تو ایک چھوٹی سی جنگ تھی۔ لیکن اس کے اثرات اتنے وسیع تھے کہ اگر اسے دنیا کی اہم ترین جنگ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔

ابھی ابھی ہم نے عیدالاضحیہ منائی ہے۔ اس کا آغاز تو ایک باپ کے خواب دیکھنے اور بیٹے کے اس خواب کو پورا کرنے کے عزم سے ہوا۔ خواب کے مطابق بیٹے کو ذبح کیا جانا تھا، لیکن بیٹا ذبح بھی نہ ہوا پھر بھی اس واقعہ نے جو اثر چھوڑا اس کی اہمیت اور افادیت سے انکار ممکن ہی نہیں۔ اس واقعہ کی یاد میں دنیا بھر میں قربانی کی جاتی ہے۔ اور قربانی کے جذبے کو زندہ اور اجاگر کر کے زندگی کو کامیابی کی راہ پر گامزن کیا جاتا ہے۔ پھر اس خواب اور قربانی کا ایک نتیجہ یہ بھی نکلا کہ ذبح عظیم کی صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائے اور آپؐ نے ایسی ایسی قربانیاں دیں کہ رہتی دنیا تک یاد رہیں گی۔

ہمارے لئے یہ واقعہ زندگیوں کو سنوارنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ قربانی کے بغیر کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوتی۔ اور اگر ہو جائے تو پائیدار نہیں ہوتی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا ہے کہ جس قربانی کی یاد میں ہم عید مناتے ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ ایک دانے سے ایک کروڑ دانہ پیدا ہو جاتا ہے۔ ضرورت ہے تو قربانی کی۔ اور ہر محنت اور ہر کوشش سے زیادہ یقین کے ساتھ قربانی نتائج پیدا کرتی ہے۔

آیئے ہم اس عیدالاضحیہ کی رُوح اپنی رُوح میں جاری و ساری رکھیں اور ہر لمحہ ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار رہیں۔

یہ پیمان نیا تو نہیں ہے پھر بھی ہم تجدید کریں
ساری دنیا کی خدمت کے جذبے سے یہ عید کریں
اپنے ماضی کی سب باتیں دِل ہی دِل میں دہرائیں
اور آنکھوں کو مُوند کے اپنے مستقبل کی دید کریں

ابوالاقبال

جن کو اللہ کا ڈر ہوتا ہے
خوفِ دنیا نہ خطر ہوتا ہے

حاصلِ زیست وہی لمحہ ہے
جو ترے دَر پہ بسر ہوتا ہے

بارشِ سنگ میں سچ کہہ دینا
یہی معراجِ ہُنر ہوتا ہے

پائے ہمّت کی مرے خیر کہ آج
خار زاروں میں سفر ہوتا ہے

فرش پر اشک گرے تو پانی
سرِ مژگاں یہ گہر ہوتا ہے

سنگ گرتے ہیں ثمر کے بدلے
جن کے آنگن میں شجر ہوتا ہے

ان کا دکھ بھی ہمیں منظور نہیں
جن سے اندیشۂ شَر ہوتا ہے

رُت خزاں کی ہو کہ موسم گُل کا
دیدۂ غم ہے کہ تر ہوتا ہے

ایک ہنگامہ سا نادر دِل میں
شام سے تا بہ سحر ہوتا ہے

نادر قریشی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط اول

ملک سیف الرحمٰن

امریکہ

تو پھر پتھر سے کیوں چشمے اُبلتے ہیں

ان گھڑا پتھر: خاکسار اُن دنوں انجمن سیف الاسلام نیلا گنبد لاہور کا جنرل سیکرٹری تھا۔ یہ ۱۹۳۳ء کے آخر یا ۱۹۳۴ء کے شروع کا واقعہ ہے۔ ایک دن پنجاب یونیورسٹی کے مسلمان کارکنوں کی طرف سے پیغام آیا کہ یونیورسٹی کے دفاتر کے احاطہ میں ایک چھوٹی سی مسجد ہے وہاں مرزائی جمعہ کی نماز ادا کرتے ہیں اُنہیں اس سے روکنا ہے کوئی انتظام کیا جائے۔ پیغام کے جواب میں کہا گیا کہ انتظام ہو جائے گا۔ اُن دنوں جماعت کے خلاف احرار کی تحریک زوروں پر تھی۔ چنانچہ طے شدہ پروگرام کے مطابق خاکسار چند نوجوان ساتھیوں کے ساتھ جمعہ کے روز ۱۲ بجے سے پہلے مسجد میں پہنچ گیا۔ مسجد بڑی خستہ حال اور ویران سی تھی۔ وہاں پہنچ کر چٹائیاں صاف کیں اور ضروری کام سرانجام دیئے۔ ایک بجے کے قریب دفاتر کے کلرک اور مختلف محکموں کے چند افسر نماز جمعہ میں شامل ہونے کے لئے آ گئے۔ اذان ہوئی اور خاکسار نے خطبہ شروع کر دیا۔ عنوان تھا

شریعت کیا ہے ہر فرعونِ بے ساماں کے آگے
شریعت سے ہو جس کو دشمنی سینہ سپر کرنا

نوٹ:۔ اس کا پہلا شعر غالباً یہ ہے کچھ بھول رہا ہوں۔

طریقت کیا ہے خدا کی محبت کا دم بھرنا
حضور خواجۂ کونین کی عزت پہ کٹ مرنا

کوئی ڈیڑھ بجے کے قریب مختلف دفاتر اور کالجوں کے احمدی آنے شروع ہو گئے۔ پہلے تو وہ سمجھے کہ جو خطبہ دے رہا ہے وہ کوئی احمدی ہو گا لیکن جلد ہی انہیں معلوم ہو گیا کہ معاملہ دوسرا ہے۔ وہ باہر گراسی پلاٹ میں بیٹھ گئے اور انتظار کرنے لگے کہ یہ لوگ نماز پڑھ لیں تو بعد میں وہ جمعہ کی نماز ادا کر لیں گے۔ خاکسار ہمیشہ سے کوئی زیادہ اچھی تقریر نہیں کر سکتا اب بھی یہی حال ہے۔ لیکن اس دن جب نماز ختم ہو گئی اور نماز پڑھنے والوں نے سمجھ لیا کہ باہر احمدی انتظار میں بیٹھے ہیں تو ایک صاحب نے کھڑے ہو کر کہا کہ ملک صاحب آپ نے بہت اچھی تقریر کی ہے۔ ہم کچھ اور سننا چاہتے ہیں چنانچہ خاکسار کھڑے ہو کر تقریر کرنے لگا۔ احمدی سمجھ گئے کہ یہ نماز پڑھنے سے روکنے کی ایک تدبیر ہے چنانچہ وہ پلاٹ میں ہی نماز ادا کر کے چلے گئے۔ اس کے بعد بھی چند جمعے خاکسار پڑھاتا رہا اور اس طرح احمدیوں نے کہیں اور انتظام کر لیا۔

اس "کارِ خیر" کا چند دن بعد ہی خاکسار کو بدلہ مل گیا۔ قصہ یوں ہوا کہ مسجد وزیر خاں میں دیوبندیوں اور بریلویوں کے درمیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب جاننے یا نہ جاننے کے بارہ میں ایک مناظرہ طے پایا۔ جس کی ایک شرط یہ تھی کہ مناظرہ میں دیوبندیوں کی طرف سے مولانا اشرف علی تھانوی اور بریلویوں کی طرف سے مولانا دیدار علی شاہ صاحب کے پیر جو کچھوچھہ شریف میں رہتے تھے شریک ہوں گے۔ یہ شرط پوری نہ ہو سکنے کی وجہ سے مناظرہ انتشار اور دنگا فساد کی نذر ہو گیا۔ اس مناظرہ کی جو خبر زمیندار اخبار میں شائع ہوئی تھی۔ اس کا عنوان تھا۔

"مسجد وزیر خاں میں خمیری اور فطیری روٹی پر مناظرہ" (یہ دراصل ایک تاریخی واقعہ کی طرف اشارہ تھا جس میں قسطنطنیہ پر سلطان محمد فاتح کے حملہ سے پہلے وہاں کے عیسائی الجھے ہوئے تھے کہ مسیحؑ نے عشاء ربانی میں خمیری روٹی کھائی تھی یا فطیری۔ ایک گروہ خمیری روٹی کی فضیلت کا قائل تھا اور دوسرا گروہ فطیری روٹی کو افضل مانتا تھا) بہرحال دنگا فساد کے دوران ایک شخص زخمی حالت میں مسجد وزیر خاں کے امام مولانا سیّد ابوالحسنات کے پاس شکایت لے کر آیا کہ فلاں پہلوان نے جو مولانا کے قریب ہی کھڑا تھا اور مولانا کا مرید تھا اُس کو مارا ہے اور زخمی کر دیا ہے۔ پہلوان نے صاف انکار کر دیا۔ خاکسار بھی پاس ہی کھڑا تھا اور مارتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس لئے خاکسار نے گواہی دی کہ اس نے واقعی مارا ہے۔ مولانا ابوالحسنات تو پہلوان کو سمجھا کر چلے گئے لیکن ان کے جاتے ہی پہلوان نے خاکسار کو پیٹنا شروع کر دیا۔ مکّوں اور لاتوں سے خوب مرمت کی اور پھر دھکّے دے کر مسجد سے باہر نکال دیا۔ یہ واقعہ ایسا اچانک ہوا کہ تھوڑی دیر کے لئے خاکسار کے ہوش گم ہو گئے اور کمزور سا ایک خیال دل میں گذرا کہ کہیں پنجاب یونیورسٹی کی مسجد سے احمدیوں کو نکالنے کی یہ جزاء نہ ہو۔ نیلا گنبد کے چوک میں احمدی کبھی کبھی اپنا جلسہ کیا کرتے تھے۔ ایک جلسہ کے پروگرام کا ہمیں پتہ چلا تو انجمن کے کارکنوں نے جلسہ میں گڑبڑ کرنے کا منصوبہ بنایا۔ چنانچہ جب جلسہ شروع ہوا تو طے شدہ منصوبہ کے مطابق جلسہ کی ایک طرف مسجد نیلا گنبد کا نقارہ لایا گیا اور نقارہ بجانا شروع کر دیا۔ حاضرینِ جلسہ شور سُن کر ادھر متوجہ ہوئے کہ یہ کیا معاملہ ہے تو دوسری طرف سے رضاکار جلسہ میں گھس گئے اور ہنگامہ کھڑا کر دیا۔ اس طرح جلسہ گڑبڑ کی نذر ہو گیا اور منصوبہ کامیاب رہا۔ رات کو جب خاکسار بستر پر لیٹا تو اس وقت بھی خاکسار کے دل میں یہ ہلکا سا خیال گذرا کہ دین کی خدمت کا یہ کیا نرالا تصوّر ہے؟

یہ تو "دین کی خدمت" کا ایک پہلو تھا۔ دنیاوی حالات کے لحاظ سے بھی ماضی کچھ اس سے بہتر نہ تھا۔ خاکسار کی عمر کوئی آٹھ نو سال کی ہو گی کہ اپنے ایک دوست سے جس کا نام غلام محمد تھا بارود کی ایک ڈبیہ ایک پیسہ میں خریدی۔ شادی کے موقع پر خوشی کے اظہار کے لئے جو گولے چھوڑے جاتے ہیں ان میں سے ایک گولہ غلام محمد نے کہیں سے حاصل کیا اور اس میں سے بارود نکال کر دیا سلائی کی ایک خالی ڈبیہ میں بھرا۔ بارود کا ایک دانہ وہ کوئلہ پر رکھتا جس سے شُر کر کے شعلہ نکلتا۔ اس تماشہ سے متاثر ہو کر خاکسار نے یہ ڈبیہ خرید لی اور گھر آ کر یہ تماشہ شروع کر دیا۔ خیال آیا کہ اس طرح تو بڑا ہلکا سا دھماکا ہوتا ہے۔ اگر ساری ڈبیا پر کوئلہ رکھ دیا جائے تو بہت زیادہ آواز پیدا ہو گی۔ چنانچہ ڈبیہ کے بارود پر جلتا ہوا کوئلہ رکھا اور پھونک مار کر اسے تیز کرنا چاہا۔ بارود بھک سے اڑا اور خاکسار کا چہرہ جلاتا ہوا ختم ہو گیا۔ خاکسار چلّا اٹھا ہائے میں مر گیا۔ اور چہرہ کو دونوں ہاتھوں سے رگڑا جس کی وجہ سے سارے چہرے کی کھال بالکل

مکرم و محترم مولانا نسیم سیفی صاحب!

اللہ تعالیٰ کی حفظ و امان ہر آن آپ محترم اور آپ کے رفقاء کے شامل حال رہے اور وہ مساعی جمیلہ کی توفیق ارزانی فرمائے۔

آپ جن مشکل حالات میں روزنامہ الفضل کو رُوحانی اور علمی لحاظ سے دلچسپ بنا رہے ہیں وہ آپ کی ہمتِ مرداں کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ اللہ مزید توفیق دے اور شاندار نتائج سے نوازے۔ آپ محترم نے خاکسار کے خیالاتِ پریشان کو شائع فرمایا جس کے لئے دل کی گہرائیوں سے شکر گزار ہوں۔ اس حوصلہ افزائی سے جرأت پا کر چند اور واقعات قلم بند کئے ہیں۔ شاید پسند آ جائیں۔

واقعات تو کچھ اور بھی ہیں مگر ذاتی دخل بھی اس قسم کے واقعات میں آ جاتا ہے لیکن ان میں بھی عبرت کے سامان اور نفسیاتی الجھنوں کے مداوے مل جاتے ہیں۔ اگر حوصلہ افزائی ہوئی تو پھر کسی موقع پر حاضر خدمت ہونے کی سعادت حاصل کروں گا وباللہ التوفیق۔ کان اللہ معکم۔

خاکسار
ملک سیف الرحمٰن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُتر گئی۔ خاکسار کی چیخ سُن کر والدہ دوسرے کمرہ سے دوڑی آئیں اور میرے چہرہ کو دیکھ کر چلاّ اٹھیں کہ ہائے میرا اکلوتا بیٹا اندھا ہو گیا ہے اور اس کا چہرہ مسخ ہو گیا ہے۔ گاؤں میں کوئی حکیم نہ تھا، حجام کو ہی سیانا سمجھ کر بلایا گیا۔ اس نے چہرہ کی خطرناک حالت دیکھ کر مایوسی کا اظہار کیا لیکن رشتہ داروں کے کہنے سننے پر اس نے کہا کہ ایک بکری منگوائی جائے۔ چنانچہ جب بکری آئی تو اس کے دونوں کان چیر کر اُن سے خون نکالا اور میرے چہرہ پر مَل دیا اور اوپر روئی رکھ دی۔ کچھ دنوں بعد چہرہ سے روئی چمٹ گئی۔ لاکھ کوشش کی مگر روئی نہ اتری۔ آخر کھجوروں کی گٹھلیاں تِلوں کے تیل میں جلا کر یہ پتلی مرہم چہرہ پر لگائی گئی۔ کچھ دن لگانے کے بعد روئی آسانی سے اتر گئی۔ لیکن چہرہ کے زخم ابھی تازہ تھے۔ آخر سَنَتھا جو ایک پہاڑی جھاڑی ہے اور شہروں کی بعض کوٹھیوں میں اس کی صحن باڑ بھی لگائی جاتی ہے۔ اس جھاڑی کے پتے سُکھا کر اُن کا سفوف بنا کر چہرہ پر چھڑکا گیا۔ کوئی مہینہ ڈیڑھ بعد اس علاج سے چہرہ صاف ہو گیا،

؎ رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

اور نظر بھی بحال رہی۔ اس طرح رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت کے مطابق یہ حادثہ گذر گیا۔

جن دنوں مقدمہ بہاولپور کی تیاری ہو رہی تھی اُن دنوں خاکسار جامعہ عباسیہ بہاولپور (اب اسلامیہ یونیورسٹی) میں پڑھ رہا تھا۔ عمر کوئی اٹھارہ سال کے قریب تھی۔ خاکسار کے دل میں شوق پیدا ہوا کہ انگریزی زبان بھی سیکھنی چاہیئے، کسی طالب علم کو میرے اس شوق کا پتہ چلا تو اس نے کہا کہ مجھے بھی اس کا شوق ہے اور اس نے سنا ہے کہ جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن میں یہ دونوں زبانیں پڑھائی جاتی ہیں۔ وہاں چلنا چاہیئے۔ خاکسار کو یہ تجویز پسند آئی اور دونوں نے رختِ سفر باندھ لیا۔ لاہور پہنچے اور حفظِ قرآن کے ایک مدرسہ میں ٹھہرے۔ میرا ساتھی لاہور میں ہی رہ گیا اور حیدر آباد دکن جانے کا ارادہ ترک کر دیا۔ خاکسار کا ارادہ پکا تھا اور حیدر آباد جانے کا شوق فزوں تر۔ چنانچہ براستہ دہلی حیدر آباد دکن پہنچ گیا۔ راستہ میں ایک سٹیشن پر ناگ پوری سنگترے چھوٹی چھوٹی ٹوکریوں میں رکھے لڑکے بیچ رہے تھے۔ خاکسار نے بھی ایک ٹوکری دو یا تین آنے میں خرید لی، شاید ایک پیسہ کے دو دو سنگترے آئے کیونکہ کافی زیادہ تھے۔ بہر حال ناگپوری سنگترے بڑے میٹھے اور مزیدار لگے سارے کھا گیا۔ اس زیادتی کی وجہ سے تیز بخار ہو گیا۔ جب حیدر آباد پہنچا تو بخار سے نڈھال تھا، تاہم پوچھ پاچھ کے بعد جامعہ عثمانیہ پہنچا اور داخلہ کی کوشش کی۔ مجھے بتایا گیا کہ باہر سے آئے ہو اس لئے پہلے ناظم تعلیمات سے ملو۔ ان دنوں جو ناظم تعلیمات تھے ان کا نام شاید خان فضل محمد خاں تھا اور جالندھر کے رہنے والے تھے۔ یہ جان کر خوشی ہوئی کہ پنجاب کے ہیں، اس لئے ایک پنجابی کی مَدد کریں گے۔ بہر حال ان کی کوٹھی پر پہنچا۔ وہ کہیں جانے کے لئے اپنی کار کے پاس کھڑے تھے، خاکسار کو دیکھ کر پوچھا کہ کیسے آئے ہو۔ مَیں نے جواب دیا کہ پنجاب سے آیا ہوں اور جامعہ عثمانیہ میں داخلہ لینا چاہتا ہوں، آپ مدد کریں۔ انہوں نے پوچھا کیا پڑھے ہو۔ مَیں نے جواب دیا کہ چار جماعتیں پاس ہوں اور مشکوٰۃ پڑھ چکا ہوں۔ وہ زیر لب مسکرائے اور کہنے لگے تمہارا داخلہ تو مشکل ہے، مَیں نے کہا کیوں مشکل ہے۔ مَیں جامعہ عباسیہ بہاولپور میں پڑھ چکا ہوں، انہوں نے جواب دیا میاں ہوش کے ناخن لو۔ نام کی یکسانیت سے تجھے دھوکا لگا ہے۔ وہ جامعہ عربی کا ایک مدرسہ ہے اور جامعہ عثمانیہ ایک یونیورسٹی ہے۔ ایف۔ اے والے کو بھی یونیورسٹی کے کسی کالج میں داخلہ مشکل سے مِل سکتا ہے۔ تم تو میٹرک پاس بھی نہیں ہو۔ مَیں نے کہا اتنی دور سے آیا ہوں کوئی مشورہ ہی دیجئے۔ انہوں نے جواب دیا میرا مشورہ یہ ہے کہ جس راستے سے آئے ہو اسی راستہ سے واپس پنجاب چلے جاؤ۔

بہر حال خاکسار چھ سات ماہ حیدر آباد دکن میں رہ کر واپس لاہور آگیا، اور مدرسہ رحیمیہ نیلا گنبد میں داخلہ لے لیا۔

پتھر کی تراش کا آغاز

یہ ۱۹۳۴ء کا واقعہ ہے کہ ایک دن انجمن سیف الاسلام نیلا گنبد کے دفتر میں پیغام آیا کہ پرانی انار کلی میں ایک درزی کام کرتے ہیں۔ مرزائی آکر اسے گفتگو کے بہانے تنگ کرتے رہتے ہیں، اس کی روک تھام کی جائے۔ چنانچہ انجمن کے صدر اور خاکسار وہاں گئے۔ دیکھا کہ ملک صلاح الدین صاحب وہاں بیٹھے مصروف گفتگو ہیں (ملک صاحب کا نام بعد میں معلوم ہوا) ان سے کہا گیا کہ یہ تو ناواقف ہیں۔ اگر گفتگو کرنی ہے تو ہم سے کیجئے۔ ملک صاحب نے جواب دیا کہ مغرب کا وقت قریب ہے مجھے جلد جانا ہے اس وقت وہ گفتگو نہیں کر سکتے۔ بعد میں وہ رابطہ کریں گے۔ چنانچہ دوسرے دن ان کا نمائندہ آیا کہ گفتگو کے لئے وقت اور جگہ کا تعین کیا جائے۔ طے پایا کہ یونیورسٹی گراؤنڈ میں کسی جگہ بیٹھ کر گفتگو ہو گی۔ وقت بعد نماز عصر ہو گا، بارہ بارہ آدمی فریقین کے شریک ہونگے۔ چنانچہ وقت پر طرفین پہنچ گئے۔ پہلے ملک صلاح الدین صاحب بولے اور بعد میں ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم نے ان کی جگہ لے لی۔ انجمن سیف الاسلام کی طرف سے انجمن کے صدر مولوی عبدالحق صاحب نے گفتگو کی۔ گفتگو تو تُو تُو اور مَیں مَیں کی نذر ہو گئی۔ جیسا کہ عام طور پر مناظرانہ گفتگو میں ہوا کرتا ہے۔ لیکن بعد میں احمدیوں نے ہم بارہ "مسلمانوں" کو گھیر لیا۔ احمدی کافی تعداد میں آ گئے تھے کیونکہ احمدیہ ہوسٹل قریب ہی الفیض مزنگ روڈ میں تھا۔ اس میں رہنے والے احمدی طالب علم بکثرت آ گئے تھے۔ ان میں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (بعد میں قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثالث) بھی تھے۔ ہم میں سے ایک ایک کے گرد تین تین چار چار احمدی جمع تھے اور ہمارا پیچھا نہیں چھوڑ رہے تھے۔ آخر بعد مشکل پیچھا چھڑا کر ہم اپنی رہائش گاہ پر پہنچے۔ رات کو جب بستر پر لیٹا تو اس خیال نے بے چین کر دیا کہ یہ دہریت کی فضاء میں پڑھنے والے کالج کے طالب علم اپنے دینی مسلک کی اشاعت میں اتنے سرگرم کیوں ہیں، جب کہ ہم جو دین کا علم سیکھ رہے ہیں ایسا جذبہ نہیں رکھتے۔ جب گفتگو ہو رہی تھی تو ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم نے یا کسی اور طالب علم نے مجھے کہا کہ ہم نزدیک ہی الفیض میں رہتے ہیں۔ آپ کبھی ہوسٹل آئیں تو زیادہ بہتر ماحول میں گفتگو ہو سکے گی۔ چنانچہ خاکسار نے الفیض میں جانا شروع کر دیا۔ کبھی کبھی ادھر جا نکلتا۔ جس دوست کے پاس بیٹھتا وہ کچھ کھانے کے لئے یا پینے کے لئے پیش کرتا تو خاکسار صاف انکار کر دیتا۔ خاکسار کا خیال یہ تھا کہ یہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ یہ کھانے کے لئے آجاتا ہے۔ احمدی دوستوں کا خیال تھا کہ یہ ہمارے کھانے یا شربت کو پلید سمجھتا ہے اسی لئے نہیں کھاتا۔ بہر حال خیال اپنا اپنا۔ اسی طرح کچھ مدت خاکسار احمدیہ ہوسٹل جاتا رہا۔ اس دوران جن دوستوں نے خاکسار پر خاص توجہ دی ان میں سے ملک صلاح الدین صاحب، ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم اور راجہ محمد اسلم صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

۱۹۳۴ء کے آخر میں قادیان میں احرار نے اپنی مشہور کانفرنس منعقد کی۔ خاکسار بھی کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے قادیان گیا۔ اگرچہ کانفرنس کے منتظمین کی طرف سے اعلان تھا کہ ان کی اجازت کے بغیر کوئی شہر میں نہ جائے۔ کانفرنس آریہ ہائی سکول میں منعقد ہوئی تھی جو شہر سے میل ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر تھا۔ لیکن لوگ شہر جاتے تھے اور خاکسار بھی گیا۔ احمدیہ بازار سے ایک چھوٹی سی گلی ریتی چھلہ کی طرف جاتی ہے۔ اس میں سے خاکسار گذر رہا تھا کہ آگے سے ایک بوڑھے جن کی داڑھی مہندی کی وجہ سے سرخ تھی آتے ملے۔ خاکسار نے ان سے پوچھا قادیان کی کیا چیز دیکھنے والی ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔ آپ دیکھنا چاہتے ہیں؟ خاکسار نے ہاں میں جواب دیا۔ چنانچہ وہ ساتھ چل پڑے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول دکھایا۔ جامعہ احمدیہ دکھایا۔ بیت اقصیٰ دکھائی۔ اور پھر مجھے بہشتی مقبرہ لے گئے۔ خاکسار حضور کے مزار پر بھی گیا۔ وہاں کھڑے کھڑے دل ہی دل میں جو خیال گذرا اسے کچھ یوں ادا کیا جا سکتا ہے کہ

"یہ قبر جس شخص کی ہے وہ ہر لحاظ سے بہت بڑا شخص ہے۔ اگر یہ سچا ہے تو اس سے پہلے خاکسار نے ایسے شخص کی قبر نہیں دیکھی جس سے اللہ تعالیٰ ہمکلام ہوا ہو اور اسے اپنا مامور بنایا ہو اور اگر یہ شخص اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے تو اس سے پہلے مَیں نے ایسے شخص کی قبر بھی نہیں دیکھی جس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا ہو۔ اے اللہ مَیں نہیں جانتا کہ حقیقت کیا ہے۔ جو بھی حق ہے اس کی طرف میرے قلب کو مائل کر دے۔ میرے گناہ راستی کی طرف جانے میں روک نہ بن سکیں"۔

یہ خیال دِل میں آیا اور چلا گیا اور

جاری ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چاول کی بہتر پیداوار حاصل کرنے کے لئے
چند اہم امور

چاول بطور خوراک اپنی خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اور ساتھ ہی ملک کے لئے زرِ مبادلہ حاصل کرنے کا بھی ذریعہ ہے۔ لہٰذا اس کی زیادہ سے زیادہ پیداوار فی ایکڑ حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کی ضرورت ہے۔ اس لئے مندرجہ ذیل چند امور کا خیال رکھنا از بس ضروری ہے۔

اقسام:

موٹا چاول کے لئے اری ۶ اور کے ایس ۲۸۲۔ باریک چاول باسمتی ۳۷۰۔ باسمتی ۱۹۸۔ باسمتی ۳۸۵۔ یہ محکمہ زراعت کی منظور شدہ اقسام ہیں۔ ان کو ہی کاشت کیا جائے۔

کاشت پنیری:

اری ۶ اور کے۔ ایس ۲۸۲ کو ۲۰ مئی تا ۷ جون تک کاشت کیا جائے۔ اور ۲۰ جون سے ۷ جولائی تک پود منتقل کی جائے۔

باسمتی اقسام کو یکم جون سے ۱۵ جون تک کاشت کیا جائے۔ اور یکم جولائی سے ۱۰ جولائی تک پود منتقل کی جائے۔

کیڑوں سے بچانے کے لئے درج ذیل زہروں کا استعمال کیا جائے۔

کرم کش زہر

۱۔ باسوڈین ۱۰ جی یا
۲۔ ڈائزینان ۱۰ جی یا
۳۔ پاڈان ۱۰ جی یا
۴۔ فیوراڈان ۳ جی

برائے پنیری مقدار فی ایکڑ (کلوگرام)

کاشت سے دس دن بعد

۱۔ ۹ کلوگرام
۲۔ ۹ ″
۳۔ ۷ ″
۴۔ ۱۰ ″

برائے فصل مقدار فی ایکڑ (کلوگرام)

۲۰۔ ۳۰ دن بعد منتقلی

۱۔ ۷ کلوگرام
۲۔ ۷ ″
۳۔ ۵ کلوگرام
۴۔ ۸ ″

۵۰۔ ۵۵ دن بعد

۱۔ ۹ کلوگرام
۲۔ ۹ ″
۳۔ ۷ ″
۴۔ ۱۰ ″

پودوں کی تعداد فی ایکڑ

عام طور پر پودوں کی تعداد کا کاشت کار خیال نہیں رکھتے۔ جس کی وجہ سے پیداوار کم ہوتی ہے۔ تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ پودوں کی تعداد ۸۰ ہزار فی ایکڑ ہونی چاہیئے۔ ایک سوراخ میں دو پودے لگائے جائیں۔ اگر پنیری کی عمر ۴۰ دن سے زیادہ ہو تو ایک سوراخ میں تین یا چار پودے لگائیں۔

کھادوں کا استعمال

کمزور زمین (خصوصاً گندم کے بعد) باسمتی اقسام کے لئے نائٹروجن ۴۲ کلو۔ فاسفورس ۲۷ کلو۔ پوٹاش ۲۷ کلوگرام فی ایکڑ۔

اری ۶ اور کے۔ ایس ۲۸۲ اقسام کے لئے نائٹروجن ۶۹۔ فاسفورس ۴۱۔ پوٹاش ۲۷ کلوگرام فی ایکڑ۔

درمیانی زمین کے لئے۔ باسمتی اقسام کیلئے۔ نائٹروجن ۲۷۔ فاسفورس ۲۷۔ اور پوٹاش ۲۷ کلوگرام فی ایکڑ۔

اری ۶۔ اور کے۔ ایس ۲۸۲ اقسام کے لئے نائٹروجن ۵۴۔ فاسفورس ۲۷۔ اور پوٹاش ۲۷ کلوگرام فی ایکڑ۔

کلراٹھی زمینوں کے لئے ایمونیم سلفیٹ اور سنگل سپر فاسفیٹ بہتر ہیں۔ فاسفورس اور پوٹاش کی ساری مقدار اور نائٹروجن کی آدھی مقدار زمین کی آخری تیاری کے دوران ڈالیں۔ بقیہ آدھی مقدار اری ۶ اور کے۔ ایس ۲۸۲ کی فصل کو پنیری کے منتقل کرنے کے ۳۰۔ ۳۵ دن بعد جبکہ باسمتی اقسام میں ۵۰۔ ۵۵ دن بعد کھڑے پانی میں چھٹہ دیں۔

زنک کی کمی:

چاول کی فصل میں زنک کی کمی دیکھی گئی ہے۔ جس کی وجہ سے پیداوار میں کمی آجاتی ہے۔ لہٰذا لاب منتقل کرنے کے ہفتہ عشرہ بعد زنک سلفیٹ (۳۵٪) بحساب ۵ کلوگرام فی ایکڑ چھٹہ دیں۔ آجکل بازار میں زنک سلفیٹ کے ایسے مرکبات آگئے ہیں جن میں زنک کم ہوتا ہے۔ تو اس صورت میں ۱۰ کلوگرام فی ایکڑ استعمال کیا جائے۔

پانی کا مناسب انتظام:

لاب منتقل کرنے کے وقت پانی کی گہرائی ۱-۱½ انچ ہونی چاہیئے۔ ہفتہ عشرہ کے بعد گہرائی بڑھائیں۔ ۲۵-۳۰ دن تک پانی کھڑا رکھیں۔ اس طرح جڑی بوٹیاں کم اُگ سکیں گی۔ پہلے ۳۰ دن بعد کھیت کو ۵-۶ دن کے لئے مسلسل سوکھنے دیں۔ خیال رہے کہ کھیت بالکل خشک نہ ہو بلکہ تر رہے۔ جڑی بوٹیاں تلف کرنے والی اور کیڑے مارنے والی دانہ دار زہروں کا چھٹہ دیتے وقت کھیت میں پانی ۲-۳ انچ ضرور موجود ہونا چاہیئے۔ اور یہ ۵-۶ دن تک رہنا چاہیئے۔ جب پھول نکل آئیں تو زیادہ پانی نہ لگائیں۔ صرف تروتر ہی رہے۔

جڑی بوٹیوں کی تلفی:

جڑی بوٹیوں کی وجہ سے پیداوار میں ۱۵-۲۰ فیصد کمی آجاتی ہے۔ بعض اوقات یہ کمی ۵۰ فیصد تک بھی ہو جاتی ہے۔ لہٰذا ان کی تلفی بڑی ضروری ہے۔ اس کے لئے زمین کی تیاری بڑی اچھی طرح سے کی جائے۔ شروع میں کھیت میں پانی کھڑا رکھا جائے۔ مزدور لگا کر ان کو تلف کیا جائے۔ ان کی تلفی کیلئے زہروں کا استعمال بھی کیا جا سکتا ہے۔ زہروں میں سیٹرن ۱۰ جی اور ٹاک ۸ جی بحساب ۷ اور ۱۲ کلوگرام فی ایکڑ بالترتیب اور میچیٹی ۶۰ ای سی بحساب ۸۰۰ ملی میٹر فی ایکڑ کھڑے پانی میں لاب لگانے کے ۳-۴ دن بعد چھٹہ دیں۔ چھٹہ دینے کے ۵-۶ دن بعد کھیت میں مزید پانی نہ دیں۔ اور نہ ہی پہلا پانی نکالیں۔

ضرر رساں کیڑے:

فصل کو زیادہ نقصان دھان کے تنے کی سنڈیاں سفید پف والا تیلا ٹوکا سے ہوتا ہے۔ ان کے انسداد کے لئے کارآمد زہریں بنا دی گئی ہیں۔ لہٰذا ان کو استعمال کیا جائے۔

مزید معلومات کے لئے مقامی عملہ محکمہ زراعت یا نظارت زراعت سے رابطہ قائم کیا جائے۔

امید ہے کہ کاشت کار احباب بہتر پیداوار حاصل کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔ اللہ تبارک تعالیٰ ان کی سعی میں برکت عطا فرماوے۔

مرسلہ
نظارت زراعت

یاد رفتگان

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا "یاد رفتگان" کا کالم قارئین میں بہت مقبول ہو رہا ہے۔ اور کثرت کے ساتھ احباب و خواتین نے اپنے وفات یافتہ بزرگوں اور عزیزوں کے حالات لکھ کر ہمیں بھجوائے ہیں۔ جنہیں ہم باری باری شائع کر رہے ہیں۔ بعض مضمون نگار حضرات نے پریشانی کا اظہار کیا ہے کہ ابھی تک ان کے مضامین کیوں شائع نہیں ہوئے۔ ایسے احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ باری باری سب مضمون شائع کیے جائیں گے

کیا آپ نے خط پر اپنے نام اور پتہ کے علاوہ تاریخ تحریر بھی لکھی ہے یا نہیں۔ مہربانی فرما کر تاریخ ضرور لکھیے کہ یہ خط اور خط کے موضوع کے ساتھ گہرا تعلق رکھتی ہے۔

(ادارہ)

دو بھائیوں میں صلح کرا دینا نماز، روزہ اور صدقہ سے بہتر ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم ڈاکٹر عمر الدین صاحب کے جذبات تشکر

مجھے حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) نے دستِ شفا کی دعا دی

خاکسار اپنے مولا کریم کا شکر ادا کرتا ہے کہ اس نے محض اپنے فضل سے اس عاجز کو توفیق عطا فرمائی کہ ۳۲ سال گورنمنٹ سروس سے ریٹائرمنٹ کے بعد ۱۹۶۹ء سے تا ایں دم ۲۰ سال بطور واقفِ زندگی خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائی۔ درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قبول فرمالے۔

اور اپنے پیارے آقا کا بھی شکر گزار ہے کہ حضور نے اپنے اس نالائق اور کمزور غلام پر اعتماد کرتے ہوئے فضل عمر ہسپتال ربوہ جیسے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اہم ادارے کا ایڈمنسٹریٹر مقرر فرمایا۔ اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا بھی شکر گزار ہے کہ اس عاجز کو جس کا یہ خاکسار اپنے آپ کو اہل نہیں سمجھتا۔ مورخہ ۲ جولائی ۱۹۸۹ء کو تقریب عشائیہ منعقد کر کے اعزاز بخشا ہے۔

جلسہ سالانہ ۱۹۶۷ء کی بات ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) نے تحریک فرمائی کہ ریٹائرڈ اور ریٹائر ہونے والے ڈاکٹر اپنے آپ کو پیش کریں اور بیٹھ نہ دکھائیں خاکسار نے چونکہ ۸ دسمبر ۱۹۶۸ء کو ۶۰ سال کی عمر کے بعد ریٹائر ہونا تھا۔ اپنے آپ کو بھی اس تحریک کا مخاطب سمجھا۔ اور واپس جا کر بعد دعا حضور کی خدمت میں لکھا کہ یہ خاکسار ۸ دسمبر ۱۹۶۸ء کو ریٹائر ہونے والا ہے اور خدمت کیلئے حاضر ہے۔ حضور نے ازراہِ شفقت قبول فرمالیا۔ صفِ اوّل کے مجاہدین مکرم و محترم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب اور مکرم محترم کرنل ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب اس وقت ملک نائیجیریا میں تحریک جدید کے تحت احمدیہ کلینک چلا رہے تھے۔ خاکسار کیلئے غانا میں جا کر احمدیہ کلینک کھولنا تجویز ہوا۔ اس دوران مکرم و محترم ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب کی میدان جہاد میں وفات ہوگئی اس لئے خاکسار کی تعیناتی ان کی جگہ اپاپا (لیگوس) میں احمدیہ کلینک کے انچارج کے طور پر ہوگئی۔ یہاں خاکسار ان صفِ اوّل مجاہدین کے متعلق بیان کرنا ضروری سمجھتا ہے۔ مکرم محترم ڈاکٹر یوسف شاہ صاحب سرکاری حلقوں میں بہت احترام سے دیکھے جاتے تھے اور جماعت میں بھی بہت مقبول تھے۔ باوجود بڑھاپے کے جوانوں کی طرح مستعدی سے کام کرتے تھے۔ مکرم محترم ڈاکٹر ضیاء الدین جنہوں نے بھی میدان جہاد میں ہی وفات پائی۔ ایک دفعہ میرے پاس ٹھہرے ہوئے تھے۔ کانو جہاں ان کی تعیناتی تھی وہ نارتھ میں ۸-۹ صد میل کے فاصلہ پر ہے۔ ان کو کافی تکلیف سانس دمہ کی تھی۔ ناشتہ کے بعد فرمایا کہ اب چلتے ہیں جہاد کیلئے۔ میں نے کہا کون سا جہاد۔ فرمایا۔ کہ ایکسرے پلانٹ کے لئے فلمیں خریدنی ہیں۔ میں نے کہا یہ کونسا جہاد ہے۔ کہنے لگے سلسلہ کی خدمت کے لئے امام جماعت کے حکم کے تحت آتے ہیں۔ یہ سب جہاد ہے۔ خاکسار کو اس سے بہت فائدہ پہنچا۔ اور امام جماعت کے حکم کے تحت خدمت سرانجام دینے کی اہمیت واضح ہوگئی۔

دوسری بات جو خاکسار اس وقت بیان کرنا ضروری سمجھتا ہے وہ اپنے متعلق ہے۔ جب خاکسار جولائی ۱۹۶۹ء میں نائیجیریا پہنچا تو اس وقت گورنمنٹ نائیجیریا نے گورنمنٹ ٹیچنگ ہاسپٹل کے پروفیسروں کو پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت دے دی۔ اپاپا جو کہ لیگوس کا مشہور کمرشل ایریا تھا۔ انہوں نے اپاپا میں اپنے کلینک کھول لئے۔ اور اپنے ماتحت عملہ کے ساتھ بعد ڈیوٹی ٹائم پرائیویٹ پریکٹس شروع کر دی۔ اور لنڈن کلینک وغیرہ کے نام سے کئی کلینک شروع ہوگئے۔ خاکسار کو قدرتی طور پر گھبراہٹ ہوئی کہ میں تو سپیشلسٹ نہیں ان کا مقابلہ کیسے ہوگا۔ چنانچہ ایک تو دوسرا کلینک شام کے وقت کیلئے دوسری جگہ کھولا۔ دوسرے حضور کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور میرے لئے دعا کی جاوے کہ اللہ تعالیٰ مجھے دستِ شفاء عطا فرمادے۔ حضور کی طرف سے جواب آیا تو جس وقت پرائیویٹ سیکرٹری نے دستخطوں کے لئے حضور کی خدمت میں خط پیش کیا تو حضور نے اپنے دستِ مبارک سے دستخط کرنے کے ساتھ ہی تحریر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ دستِ شفاء عطا فرمائے۔

اہم بات جو خاکسار بیان کرنا چاہتا ہے وہ یہ ہے کہ جب حضور ۱۹۷۰ء میں دورہ مغربی افریقہ پر تشریف لے گئے۔ تو ملاقات پہ حضور نے پہلی بات یہ کی ڈاکٹر صاحب دستِ شفاء مل رہا ہے؟ جس سے خاکسار کو خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کی دعا کے طفیل بہت فائدہ پہنچا۔ اسی دورہ میں حضور نے الٰہی اشارہ کے تحت نصرت جہاں سکیم جاری فرمائی۔ میری آخری تقرری سینیگال جو کہ فرنچ کالونی ہے میں حضور نے فرمائی۔ مگر وہاں کی گورنمنٹ نے باوجود وعدہ کے اور باوجود بہت کوشش کے اجازت ابھی تک نہیں دی ہے۔

اس کے بعد حضور نے خاکسار کو ۱۹۸۱ء کے آخر میں بطور ڈاکٹر (ڈپٹی چیف میڈیکل آفیسر) فضل عمر ہسپتال ربوہ تعینات فرمادیا۔ اور فروری ۱۹۸۷ء میں حضرت امام جماعت (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بطور ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ تعینات فرمایا۔ جہاں پر خاکسار حسب توفیق خدا تعالیٰ کے فضل سے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں اور بزرگوں کی دعاؤں کے طفیل جن کی خدمت میں خاکسار وقتاً فوقتاً مشکل اوقات میں درخواست کرتا رہتا تھا، خدمت سرانجام دینے کی توفیق پاتا رہا۔

آخر میں خاکسار ان سب بزرگوں اور احباب کا شکر گزار ہے جنہوں نے میری اپنی دعاؤں سے مدد فرمائی۔ اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا بھی تہہ دل سے شکر گزار ہے کہ جنہوں نے ۳ جولائی ۱۹۸۹ء کو الوداعی عشائیہ کا اہتمام کر کے اس ناچیز کی عزت افزائی فرمائی ہے۔

خاکسار

ڈاکٹر عمر الدین سدھو

سترہ اگست کا حادثہ مشیت ایزدی ہے

تحقیقاتی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ حادثہ میکینکل مینوئل خرابی اور کیمیکل کی وجہ سے نہیں ہوا غلام سرور چیمہ

کراچی (نمائندہ جنگ) وزیر مملکت برائے دفاع کرنل (ریٹائرڈ) غلام سرور چیمہ نے کہا ہے کہ بہاولپور کا فضائی حادثہ "قومی نقصان، قومی حادثہ تھا" انہوں نے کہا کہ حادثے میں ۳۲ جرنیل فوت ہوئے یا شہید ہوئے اپنی اپنی توضیح ہے میں اس تنازعے میں نہیں پڑنا چاہتا۔ وی آئی پی سیکورٹی اور حادثہ بہاولپور کے بارے میں سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ۳۲ میں سے ۲۹ میرے ذاتی دوست تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہر حکومت محبّ وطن ہوتی ہے۔ پریس رپورٹس کے علاوہ میں نے اصل انکوائری رپورٹ بھی پڑھی ہے۔ ہر آدمی علم اور تجربہ کے مطابق کام کرتا ہے۔ بورڈ آف انکوائری نے ہر امکان پر غور کیا ہے۔ اور رپورٹ دی ہے کہ حادثہ میکینکل مینوئل خرابی اور ٹیکنیکل کی وجہ سے نہیں تھا۔ شواہد سب کے سب ختم ہوگئے ہیں۔ بورڈ نے اس وقت تک کام کیا جب تک آگے بند گلی نہیں آگئی۔ سچ کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کو ٹیلیفون گھمائیں اور اس سے پوچھیں کہ اللہ تعالیٰ یہ کیسے ہوا کیوں ہوا۔ ہوسکتا ہے کہ فرشتوں سے جواب مل جائے۔ انہوں نے کہا حادثے کی انکوائری میں وجوہات سے زیادہ دلچسپی کسی کو نہیں۔ "فی الحال کچھ نہیں ملے گا" ہوسکتا ہے کہ دس سال سو سال کے بعد شواہد مل جائیں۔ ہوسکتا ہے کبھی نہ ملیں۔ انہوں نے امریکی ایف بی آئی کی ٹیم کے ساتھ اپنے مذاکرات کے بارے میں کہا کہ میں نے ان سے کہا ہے کہ آپ یہ بھول جائیے کہ اس وقت کس کی حکومت تھی آج کس کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ "صدر محترم" (صدر ضیاء الحق) اور مرحوم کی جتنی سکیورٹی تھی ایسی کسی کی بھی نہیں تھی۔ تین چار جرنیل تو ویسے ہی طیارے میں چلے گئے تھے۔ کچھ بہاولپور سے سوار ہوگئے۔ ویسے بھی جہاز ایئر فورس کا تھا جو کہ افواج میں سب سے زیادہ تیز ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حادثے کے بعد لاہور سے مجھے کسی نے ٹیلیفون کر کے ردِّ عمل پوچھا تو میں نے جواب دیا کہ "یہ خدائی کام ہے"۔ جہاز پی آئی اے کا ہوتا تو ہم کہتے کہ کوئی بندہ ہوسکتا تھا۔ پی اے ایف کا سیفٹی ریکارڈ سب سے بہتر ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

• مکرم عبدالرحیم یونس صاحب آف کراچی کو ایک حادثہ کے بعد دوبارہ بعارضہ پیچش ہسپتال میں داخل ہونا پڑا ہے۔

• محترمہ شریفاں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم شاہ محمد صاحب صدر جماعت محلہ نواں لوک ساہیوال ایک ماہ سے علیل ہیں اور فضلِ عمر ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔

احباب جماعت سے صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ جن طلباء اور طالبات نے مختلف امتحانات دیئے ہوئے ہیں۔ احباب ان کی کامیابی کیلئے بھی دعا کریں۔

سانحۂ ارتحال

میرے پیارے نانا جان مکرم محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ٹیلیفون سپروائزر بقضائے الٰہی مورخہ ۷ جولائی بروز جمعۃ المبارک پا گئے ہیں۔

وفات کے وقت ان کی عمر ۸۲ سال تھی۔ آپ موصی تھے اور ۱/۳ حصہ کی وصیت کی ہوئی تھی۔ آپ انتہائی نیک اور پیار کرنے والی شخصیت تھے۔ آخری وقت تک خود بیت الذکر جا کر نماز ادا کرتے رہے۔ آپ کی نماز جنازہ بعد نماز عشاء اسی روز البیت المبارک میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھائی۔ اور تدفین کے بعد مکرم مولانا رشید احمد صاحب چغتائی نے دعا کرائی۔

محترم نانا صاحب موصوف کو نظام جماعت سے والہانہ لگاؤ تھا۔ آپ کی وفات سے ہمارا خاندان ایک اہم بزرگ سے محروم ہو گیا ہے۔ پسماندگان میں ان کی تین بیٹیاں محترمہ امینہ کرامت اہلیہ کرامت اللہ مرزا صاحب۔ محترمہ نعیمہ حیدر اہلیہ علی حیدر صاحب ایل مربی سلسلہ اور محترمہ روبینہ وحیدہ اہلیہ محمود احمد صاحب شمس سیلز منیجر (P.I.A) شامل ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بلند درجات عطا فرمائے اور ہمیں آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس عظیم خلا کو پر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

محمد افضل ایل

۵۲ ـ تحریک جدید ـ ربوہ

شکریہ اور درخواستِ دعا

۲۸۔ اپریل ۸۹ء کو خاکسار اپنی اہلیہ اور بیٹی کے ہمراہ ربوہ سے اسلام آباد کیلئے روانہ ہوا۔ ہیڈ فقیریاں اور منڈی بہاالدین کے درمیان ڈرائیور کی غلطی سے کار کو حادثہ پیش آیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے خاکسار، میری بیوی، اور بیٹی بلکہ ڈرائیور کو بھی محض اپنے خاص فضل سے معجزانہ طور پر اپنی حفاظت میں رکھا۔ مجھے معمولی چوٹیں آئیں اور اہلیہ کے سر میں معمولی فریکچر آیا ہے۔

اس موقعہ پر حضرت اقدس، خاندان حضرت بانی سلسلہ اور احباب جماعت نے بذریعہ خطوط، تار، اور فون تیمارداری فرمائی۔ ان تمام احباب اور بہنوں کا شکر گزار ہوں۔ جنہوں نے ازراہ شفقت خاکسار کو یاد رکھا اور تشریف لا کر یا بذریعہ خط وغیرہ تیمارداری فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سب کو اجر عظیم عطا کرے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ ابھی میری بیوی کی طبیعت کلیتاً ٹھیک نہیں ہوئی۔ اس لئے دعاؤں میں ہمیں یاد رکھیں۔

شیخ عبدالوہاب

امیر جماعت احمدیہ ـ اسلام آباد

محترمہ فرحت نسیم صاحبہ اہلیہ محمد ابراہیم صاحب ربوہ نے لکھا ہے کہ:۔

"میرے بیٹے محمد شعیب طاہر واقفِ زندگی نے بفضل تعالیٰ جامعہ احمدیہ سے امسال مبشر کا امتحان پاس کر لیا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے خادم احمدیت و انسانیت بنائے نیز پسرم محمد ادریس کے کاروبار میں برکت کے لئے دعا کریں۔

محترمہ اصغری نور الحق صاحبہ لکھتی ہیں کہ:۔

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے دوسرے بیٹے عزیزم ڈاکٹر اظہار الحق خان نے M.R.C.P میں کامیابی حاصل کی ہے۔ عزیزم نے M.B.B.S بھی امتیازی نمبروں سے پاس کیا تھا۔ اور تین عدد گولڈ میڈل حاصل کئے تھے۔

میرا بڑا بیٹا عزیزم ڈاکٹر نوید الحق خان جو آج کل کیمبرج میں ڈاکٹر ہے اسے خدا کے فضل سے سینیئر رجسٹرار کی پوسٹ عطا ہوئی ہے۔ جو کہ بہت کم ایشیئنز کو ملتی ہے۔ نیز میرے میاں ڈاکٹر نور الحق خان صاحب کا گردہ کا اپریشن کیمبرج میں ہوا ہے۔ ان کا ایک گردہ نکال دیا گیا ہے۔ جو کام نہیں کرتا تھا دعا کی درخواست کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے خاکسارہ مع اپنے چھوٹے بیٹے عزیزم انعام الحق صاحب کے عازم لندن ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سفر حضر میں حافظ و ناصر ہو۔

"آل ربوہ والی بال ٹورنامنٹ"

"آل ربوہ والی بال ٹورنامنٹ ۱۹ جولائی تا ۲۱ جولائی ۱۹۸۹ء دارالرحمت وسطی کی گراؤنڈ میں کھیلا جائے گا۔ یہ ٹورنامنٹ لیگ سسٹم پر ہو گا۔ جملہ ٹیموں کے انچارج صاحبان سے گزارش ہے کہ وہ خاکسار کے ساتھ ۱۷ جولائی تک رابطہ قائم کر کے جملہ معلومات حاصل کر لیں۔ مرکزی ٹورنامنٹ کے لئے دو ٹیموں کا انتخاب بھی عمل میں لایا جائے گا"۔

مجلس صحت ـ ربوہ

صد سالہ جشن تشکر

جاپان میں دوڑ کا مقابلہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ ناگویا کے تحت ۲۱ مئی کو صد سالہ جشن اظہار تشکر کے سلسلہ میں ۳۱ کلو میٹر کراس کنٹری ریس منعقد ہوئی جس میں ۱۶ خدام زعیم صاحب انصار اللہ ناگویا ایک غیر از جماعت دوست ایک افریقن دوست نے حصہ لیا۔ یہ ریس ناگویا کے قریبی شہر ASUKECITY سے شروع محترم جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ جاپان نے ازراہِ نوازش تشریف لے جا کر صبح ۹۔۰۰ بجے ریس کا افتتاح فرمایا اور اختتام تک خدام کی حوصلہ افزائی فرماتے رہے۔ مقابلہ سے ایک روز قبل مکرم ضیاء اللہ صاحب مبشر مکرم قائد صاحب مجلس ناگویا اور خاکسار نے آسوکے (ASUKE) شہر کے میئر سے ملاقات کی اور انہیں اس ریس کے انعقاد اور تفصیلات سے آگاہ کیا اور جماعت احمدیہ کا تعارفی رسالہ بھی پیش کیا انہوں نے بھی اس مقابلہ میں دلچسپی لی اور بوقت مقابلہ بہترین فوٹو گرافر کا انتظام کیا۔ یہ سفر ASUKE CITY سے لیکر ایک خوبصورت بلند پہاڑی مقام IKOINO MURA AKNI تک ۱۵ کلو میٹر روڈ نمبر ۳۳ پر اور واپسی ۱۶ کلو میٹر روڈ نمبر ۱۵۲ پر منعقد ہوا۔ دوران مقابلہ ایک پیٹرولنگ ویگن خدام کی حوصلہ افزائی اور رہنمائی کے لئے تمام وقت ساتھ رہی جس کے لئے مکرم عبدالماجد صاحب ڈرائیور نے خصوصی تعاون کیا۔

مقابلہ کا نتیجہ درج ذیل رہا۔

اوّل :۔ سید طاہر احمد

دوم :۔ منصور احمد رفیق

سوم :۔ ۱۔ احسان اظہر

" ۲۔ رانا محمد اسلم

چہارم :۔ ظفر احمد

ریس مکمل کرنے والے خدام (بالترتیب)

عرفان احمد ـ سید عامر احمد ـ ڈاکٹر P.H.D میلیا باکیلا (کانگو (افریقہ) کے دوست) محمد ناصر ندیم بٹ ـ ظہیر احمد (غیر از جماعت دوست) ـ سید طاہر محمود ـ اطہر محمود انور احمد۔

راستہ کے انتظامات میں خصوصی تعاون کرنے والے۔

مکرم سید الطاف احمد زعیم انصار اللہ مکرم منظور احمد ناگی۔

منصف کے فرائض مکرم فہیم احمد صاحب خالد نے ادا کئے۔ مکرم مغفور احمد صاحب منیب امیر و مبلغ انچارج جاپان نے دوڑ مکمل کرنے والے خدام کے نام دعا کی غرض سے حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں بھجوانے کا اعلان کیا۔

وسیم احمد معتمد

مجلس خدام الاحمدیہ ناگویا

اعلان برائے سیکرٹریان

ناصرات الاحمدیہ

ناصرات کی سیکرٹریان سے گذارش ہے کہ لجنہ کا سال ختم ہونے میں صرف تین ماہ باقی ہیں اور ناصرات کی مجالس سے ان کی ماہانہ رپورٹیں بہت کم موصول ہو رہی ہیں۔ برائے مہربانی اس طرف توجہ کریں اور ضلعی صدریں اپنی ذیلی مجالس ناصرات کو رپورٹیں بھیجنے کی تاکید کریں۔

سیکرٹری

ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نو

نبیل احمد ناصر ابن مکرم جمال الدین انجم
احمد اکیڈمی ربوہ

احمد رشدی ابن جمال الدین انجم
احمد اکیڈمی ربوہ

مظلوم کی دعا سے ڈرو۔ کیونکہ اس کے اور خدا کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔

ضرورت

لاہور کی ایک معروف تجارتی فرم کیلئے مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔ خواہشمند اپنے امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ فوری طور پر رابطہ فرماویں۔

(١) کوالیفائیڈ لیڈی ڈاکٹر برائے کلینک۔

(٢) ایکسپورٹ ڈیپارٹمنٹ میں باسمتی چاول کی خرید وغیرہ کے لئے اسی لائین کا وسیع تجربہ رکھنے والے صاحب نیز جن اصحاب کے پاس کرنل باسمتی اور ٣٧٠ باسمتی ہو اور فروخت کرنا چاہیں رابطہ کریں۔ خرید نقد کی جاتی ہے۔

(٣) پراپرٹی ڈیپارٹمنٹ کے لئے ایسے صاحب جن کو پراپرٹی کی خرید و فروخت کا وسیع تجربہ ہو نیز کنسٹرکشن ڈیپارٹمنٹ کے لئے سپروائزرز بھی رابطہ قائم کریں۔

معرفت پوسٹ بکس ٣٧ ۔ لاہور

خبریں

★ - بھارت کے وزیر اعظم راجیو گاندھی پاکستان کے پہلے باضابطہ دورے پر ١٦ جولائی کو پاکستان پہنچے۔ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو اور راجیو گاندھی کے درمیان ڈیڑھ گھنٹے تک وزیر اعظم ہاؤس میں تنہائی میں ملاقات ہوئی جس میں پاک بھارت تعلقات اور دیگر اہم امور پر تبادلۂ خیالات کیا گیا۔

اسی طرح ایوان صدر میں بھارتی وزیر اعظم راجیو گاندھی نے شام کے وقت صدر پاکستان غلام اسحٰق خاں سے ملاقات کی ملاقات کے دوران مسئلہ افغانستان اور سیاچن سمیت متعدد امور پر تبادلہ خیال کیا۔

★ - پیرس میں ایک نیوز کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ انہوں نے ایٹمی ری پراسسنگ پلانٹ کے معاہدے کی بحالی کے لئے فرانس کے صدر متراں سے بات چیت کی ہے اور کہا کہ ہم فرانس کے مثبت رویے سے بے حد مطمئن ہیں۔

★ - حج کے دوران مکہ مکرمہ کے نواح میں منٰی کے مقام پہ پاکستانی حجاج کے خیموں میں آتشزدگی اور لو لگنے سے ٢١ پاکستانی حجاج جاں بحق ہو گئے جبکہ آتشزدگی سے زخمی ہونے والوں کی تعداد ٣٤ ہے۔ چند دنوں میں ہونے والے المناک واقعات کے نتیجے میں ہلاک ہونے والے پاکستانی حاجیوں کی مجموعی تعداد ٦٦ ہو گئی ہے۔

★ - چین کے جنوب مغربی صوبے سی چوان میں سیلاب سے مرنے والوں کی تعداد ٨١٤ ہو گئی ہے اور تین ہزار سے زیادہ افراد زخمی ہوئے ہیں، ٤ لاکھ ٢٠ ہزار مکانات تباہ ہو گئے ہیں اور بہت سا زرعی علاقہ زیر آب آ گیا ہے۔ ایک لاکھ سے زائد افراد مختلف ڈیموں کو بچانے کے لئے سخت جدوجہد کر رہے ہیں۔

★ - پیپل ہاؤس سے ملحقہ گورنمنٹ پریس میں ہولناک آتشزدگی کے باعث ایک محتاط اندازے کے مطابق تقریباً ٨٠ کروڑ روپے مالیت کی مشینری، کاغذ اور دوسری اشیاء جل کر تباہ ہو گئیں۔ ابھی ایک ہفتہ قبل ہی اس پریس میں آڈٹ شروع ہوا تھا۔

عید کی صبح ساڑھے سات بجے آگ لگی جو ٤ گھنٹے بعد بھی نہیں بجھائی جا سکی۔ خیال ہے کہ بعض بڑے بڑے مگرمچھوں نے اپنے کئے پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی ہے۔

★ - سری لنکا اور بھارتی فوجوں کے مابین جنگ چھڑ گئی ہے۔ سری لنکا نے بھارتی حکومت کو الٹی میٹم دیا تھا کہ اگر اس نے ٢٩ جولائی تک اپنی فوجیں سری لنکا سے واپس نہ بلائیں تو سری لنکا بھارت کی فوج کے ساتھ جنگ شروع کر دے گا۔ گزشتہ روز سری لنکا کی فوج کے ایک دستے نے بھارت کے دو فوجیوں کو جو عام گشت میں مصروف تھے، فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا۔

سرزمین قادیان کا اوّلین

مشہور دواخانہ

١٩١١ء سے مصروفِ خدمت
گوجرانوالہ، ربوہ، قلعہ کالر، ملتان، کراچی

کمزوری نظر کورس

EYESIGHT COURSE

کھانے اور آنکھوں میں ڈالنے والی ادویات پر مشتمل ٤٠ روزہ کورس قیمت ٧٥/- لٹریچر ٣/- کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں۔

کیور ہیٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون: سیلز ٧٧١ / کلینک ٦٠٦ / رہائش ڈاکٹرز ٦٠٧